الحق یعلو ولا یعلیٰ

رسالہ ہذا مشتمل حال ناکامی حسرت اشتمال سفر علمای اہلسنت جانب پٹنہ وغیرہ
بغرض دفع فتنہ ندوہ و استقامت حضرات اہلسنت بہار شریف و پھلواری
شریف و پٹنہ و اظہار فساد بدعت ندوہ و گریز و روپوشی ناظم صاحب ندوہ و دیگر ارکین
وفد ندوہ و تقبیح دعوت مناظرہ

مسمیٰ بنام تاریخی

فکّ فتنہ از بہار و پٹنہ

۱۴ ۱۳ھ

مرتبہ مولوی حکیم مومن سجاد صاحب چشتی نظامی فخری کانپوری

مطبع اہلسنت و جماعت بریلی میں طبع ہوا

اور بیز حسن آیت مدد بھبو و مال کے لالچ سے آخر ماہ رجب مین مولوی شبلی پروفیسر علیگڈھ اور مولوی عبدالحق دہلوی اور دو ایک مولوی فرنگی محلی . اور باقی ارکان ان لجنہ مذکورہ لطور وفد ندوۃ العلما نازل ہوئے .

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہاں اکثر اہلسنت صاحب بتقاضائے مکائد ندوہ سے آگاہ اور رسائل رد ندوۃ نیز جواب علماء اہلسنت ملاحظہ کئے ہیں لہذا اپنے بیان مطلب کے علاوہ خواستگاران اصلاح ندوہ کی نسبت کچھ برا بھلا کہنا شروع کیا اور انکے اعتراضونکو غلط اور محمول بر نفسانیت بیان کیا . انکی شہرت ہوئی -

مختلف امور مین استفسار شروع ہوا : اب ایک ناظم صاحب ہی تو نہ تھے کہ متخالف ومتباین بلکہ متضاد و متناقض جواب دیتے مگر مستے . آزاد خیالون کو شبلی صاحب نے رام کیا . غیر مقلدون کو آری صاحب نے گرفتار دام کیا . سنیون کو مائل کرنے کے لیے مولوی امانت اللہ صاحب نے ندوہ کے بر عیب و شرعی اصول [illegible] قسمین کھائین سجادہ نشینون سے ناظم صاحب نے باتین بنائین غرضکہ ہر شخص نے ہر فرقہ کو یقین دلایا کہ ندوہ وہی کیا چاہتا ہے تو تمہارے ولی سے جن حضرات کو ان صاحبون سے سابقہ پڑا [illegible] مسلمان انکی عیاریون سے بیخبر بھی تھے . اور متنقل و بیدار لوگون سے مکائد سے خبردار بھی چنانچہ بعض [illegible] نے جلیے کہ جناب شاہ عزیز صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین عظیم آباد و حضرت مولانا شاہ امین احمد صاحب سجادہ نشین بارگاہ حضرت مخدوم شیخ شرف الحق والدین یحییٰ منیری بہار شریف نے جو اعتراض کیے یہ اون کے جواب سے عاجز آئے تو جناب شاہ عزیز صاحب کو ایسے بیجا جواب دیے کہ مقبول نہ ہوئے پسند نہ آئے . حضرت شاہ امین احمد صاحب [illegible] لگے کہ کتب ندوہ مین جو امور ناپسندیدہ ہون انکو کاٹ دیجیے گویا فیصلہ ہو گیا . اور ندوہ سے وہ بالکل نکل گئین جناب شاہ [illegible] صاحب عظیم آبادی کو یہ سمجھایا کہ ہم اس قسم کے اتفاق کو چاہتے ہین کہ مثلاً ایک شیعہ کو ایک ہندو زدو کوب کر رہا ہے اور ایک فرنگی دیکھکر کنفس رہا ہے کہ ایک مسلما کو ہندو مار تا ہے تو او سوقت بیچارے شیعہ کی مدد کرین . بعض اہل علم کو یون بہلایا کہ دیکھیے مخالفین ندوہ اعتراض تو کرتے ہین لیکن ہماری دستگیری نہین کرتے . کسی حیثیت سے مدرسہ کو مدد نہین دیتے . آپکی تصنیف بہت مفید ہے . ہم ہکو داخل نصاب کرینگے . مولوی محمد عظیم صاحب ولایتی کمبر مین تقل [illegible] عارضاً اون سے کہا کہ ہم ایک بڑا مدرسہ حنفیون کا بنانا چاہتے ہین تاکہ وہا بیون غیر مقلدو نکا زور کم ہو اور آپ [illegible] اسکے مدرس و مہتمم ہونگے -

حامۂ سلمین نے جب مولوی امانت اللہ صاحب کے صاحبزادہ سے اعتراض کیا کہ کل تک [illegible]
وہابیوں سے ترک کی ہدایت تھی آج اتفاق واتحاد کا ارشاد ہے۔ یہ کیا فساد ہے تو کہا چپکے دیکھتے
جاؤ اس اتفاق اتحاد کی بدولت قومی قوت بڑھیگی بادشاہ ہو جاؤگے سلطنت ہاتھ آجائیگی
وہابیوں کو مولوی آری کے توسط سے یہ پہونچایا کہ جب حنفیوں کو وہابیوں سے نفرت تھی تو دو کلی بات کا
اثر بھی نہیں ہو سکتا تھا اب تقیہ کر لینا چاہیے عقائد میں بھی کسیقدر بیخیال ہو جائیے آمین موقع دیکھکے
کہنا چاہیے جب اتحاد مذہبی کا یقین ہو جائے گا تب وہابیت کی چال خوب چلیگی سنیوں کے دل میں
جگہ ملیگی

آزاد خیالوں نیچریوں کو سمجھانے کی کیا ضرورت تھی مولوی شبلی کا ہونا شاہ سلیمان صاحب کا ہان میں
ہان ملانا اون کے وثوق کو کافی . اور پھر ناظم صاحب کا مصلحت اندیش وغیر متعصب ہونا انکے
مقاصد آزادی کیلیے سامان وافی چنانچہ بہار شریف کے آزاد خیال لوگ اسی بنا پر ندوہ کے جان
دادہ ہیں کہ ندوہ نے سواے زبانی کلمہ گوئی کے کسی عقیدہ کو ضروری نہیں ٹھہرایا - یہی ایک شکل
ہے جو مختلف مذاہب کے لوگوں میں اتفاق قائم کر سکتی ہے - ایسی ہی تعلیم کے لیے مدرسہ جاری کا [illegible]
اسیلیے وہ لوگ موید ہیں

اہل پٹنہ میں سے بعض نے صرف رفع نزاع کی غرض سے بعض نے حقائق حق کے خیال سے
اہل ندوہ سے کہا کہ آپ لوگ اپنے مخالفین سے تصفیہ کر لیں اور گفتگو ہو کر ایک امر طے ہو جائے تو مناسب
ہے اوسوقت بات رکھنے کو کہنے لگے کہ ہم تو ہمیشہ سے صلح و اصلاح کے خواستگار ہیں۔ مخالفین ندوہ
بالکل نفسانیت سے نہیں [illegible] اول تو ندوہ میں کوئی بات ہی بیجا نہ تھی اور اتفاقاً اگر کوئی امر واقع ہو گیا تھا
تو اوسکا تدارک ہو گیا۔ مخالفت بالکل بیجا - ان بیان کو سنکر حضرت شاہ امین احمد صاحب فردوسی
سجادہ نشین بہار شریف و حضرت شاہ رشید الحق صاحب سجادہ نشین عظیم آباد و حضرت شاہ خوند صاحب
سجادہ نشین عظیم آباد نے [illegible] علماے اہلسنت مثل جناب مولانا مولوی قاضی محمد عبد الوحید صاحب فردوسی
عظیم آبادی سے مناظرہ کی [illegible] انھوں نے خطوط اور تاروں کے ذریعہ سے مجلس علماے
اہلسنت کو [illegible] مناظرہ پر راضی ہیں۔ بزرگان شہر واطراف سے [illegible] کر چکے ہیں
اپنے مدرسہ کی تجویز [illegible] ظاہر کر رہے ہیں - اس اطلاع پر دفتر مجلس علماے اہلسنت سے فورا
سمجھ کے موافق کچھ [illegible]

بار اور حضور حضرات علمائے اہلسنت واعظین دستگیر کی خدمت میں روانہ ہوگئے - اور سلخ رجب بارجب کو
جناب صدر مجلس علمائے اہلسنت حضرت مولانا شاہ حافظ حاجی مولوی سید عبد الصمد صاحب مودودی چشتی
نظامی فخری صدر مجلس علمائے اہلسنت وجنابہ . مولانا مولوی وصی احمد صاحب محدث سورتی معتمد
پیلی بھیت مصنف جامع الشواہد وشرح منیۃ المصلی وغیرہ جناب مولانا مولوی محمد حسن رضا خان صاحب
بریلوی وموسس سجادہ کا پوری منتظم مجلس علمائے اہلسنت وجناب مولانا مولوی سید اخلاص حسین صاحب
سہسوانی مصنف حادثہ جانکاہ عظیم آباد پٹنہ پہونچے - ۸ بجے شب کو ڈاک اسٹیشن پر آئی . الحمد للہ اہلسنت
عظیم آباد کے مسرت کی قریب دو ڈھائی سو حضرات کہ پلیٹ فارم سے لیکر عمارت اسٹیشن کے باہر تک
استقبال کے لیے کھڑے تھے علاوہ ان کے بعض اصحاب وقت فرو کشی مکان پر ملاقی ہوئے ان حضرات میں
جنکو ہمارے گرامی شلبند ہو سکے یہ ہیں .

جناب مولوی محمد امیر احمد صاحب
جناب میر نور الحسین صاحب
جناب سید شاہ حبیب الحق صاحب
جناب سید شاہ شبیر الحق صاحب
جناب مولوی وحید احمد صاحب
جناب سید شاہ محمد مبارک حسین صاحب
جناب سید شاہ آل حسن صاحب
جناب حاجی سید عبد الوہاب صاحب
جناب مولوی ظہور حسن صاحب
جناب شیخ فضل الرحمن صاحب رئیس اعظم
جناب مولوی فرید حیدر صاحب
جناب غنی خان صاحب
جناب میر محمد حنیف صاحب
جناب میر عبد المجید صاحب

جناب میر محمد کلیم صاحب
جناب مولانا مولوی حافظ فتح الدین صاحب
جناب شاہ نصیر الحق صاحب
جناب حاجی حافظ خواجہ احمد اللہ صاحب
جناب سید محمد کبیر صاحب
جناب سید شاہ محمد کمال صاحب
جناب شیخ طہارت حسین صاحب
جناب سید محمد نظیر صاحب بہاری
جناب سید شاہ لال صاحب
جناب سید شاہ محمد مظہر صاحب
جناب نواب فدا علی صاحب
جناب خواجہ عزیز اللہ صاحب
جناب منشی فرید الحق صاحب
جناب مولوی عنایت اللہ صاحب

جناب میر امیر جان صاحب
جناب حکیم علی حیدر صاحب
جناب صاحبزادہ شاہ نعیم الحق صاحب
جناب خواجہ امان اللہ صاحب
جناب میر محب اللہ صاحب
جناب سید شاہ محمد جلال صاحب
جناب شیخ فصیح احمد صاحب
جناب سید محمد کاظم صاحب
جناب قاضی نجم الدین صاحب
جناب شاہ محمد واحد صاحب
جناب میر کفایت حسین صاحب
جناب شیخ فرید الحق صاحب
جناب حافظ نجم الدین صاحب
جناب سید عیسی صاحب

جناب مولانا شاہ محمد اکبر صاحب داناپوری	جناب سید شاہ محمد نظیر صاحب	جناب شاہ غفور الرحمان صاحب
جناب سید شاہ لطف الرحمان صاحب	جناب سید شاہ عبد الرحمن صاحب	جناب مولوی محمد یوسف صاحب
جناب حافظ محمد اسحاق صاحب	جناب شیخ خلیل الرحمن صاحب ماہر	جناب سید شاہ رضی صاحب
مولوی ظہیر الدین صاحب	جناب منشی محمد مہدی صاحب	جناب مولوی فخر الدین صاحب
جناب سید شاہ حبیب الرحمن صاحب کاکوی	جناب مولوی عبد الصدیق صاحب واعظ	جناب مولانا شاہ غلام جیلانی صاحب
جناب نواب واحد علی صاحب	جناب مولوی فضل کریم صاحب	جناب عبد اللہ صاحب
جناب مولوی محمد حسین صاحب	جناب مولوی الفت حسین صاحب خطیب	جناب [illegible] محمد جان صاحب
جناب حافظ عبد الغنی صاحب	جناب حافظ امام علی صاحب	جناب [illegible] سید اللہ صاحب

نہایت گرمجوشی اور خلوص سے حضرات عظیم آباد نے اپنے مہمانوں کو باعزاز تمام سکان پر لیجیے محلہ لودیکٹرہ
سکان جناب حاجی احمد علیخان صاحب مرحوم میں جناب قاضی عبد الحمید صاحب رئیس لودیکٹرہ کے
یہان فروکش ہوئے۔

روز اول یکم شعبان

صبح روز سہ شنبہ کو مجلس وعظ کی تجویز ہوئی اور اشتہار چھپا ہوا طلب مناظرہ میں عمائد کے ذریعہ سے خاص
اہل ندوہ کے پاس [illegible] گیا۔ قریب ۹ بجے کے جناب مولانا شاہ رشید الحق صاحب رئیس سجادہ نشین
سے ملازمت [illegible] ہوئی بہت خلوص سے پیش آئے۔ اونکے طرز گفتگو سے معلوم ہوا کہ اہل ندوہ نے اونکو
سخت سخت دھوکے دیے ہیں اور ہر کلمہ گو سے اتفاق و اتحاد کا عجیب و غریب مطلب سمجھایا ہے کہ
ایک شیعہ کوئی مار [illegible] ہو اور کوئی فرنگی ہنس رہا ہو تو شیعہ کی مدد کرنا چاہیے یہ ندوہ کا مطلب ہے
اور مخالفین ندوہ [illegible] اونکو نہیں پسند کرتے۔ چنانچہ جناب شاہ صاحب کی خدمت میں اسکا جواب
گذارش کر دیا گیا اور [illegible] ندوہ سے مخالفات مذہب اہلسنت بلکہ اسلام اونکو دکھلائے گئے۔ جلسہ
بریلی کا حال سنایا۔ اور مولوی عبد الحق رکن ندوہ کا لکھا ہوا مسودہ در بارہ اصلاح دکھایا اور پھر ندوہ کی ہٹ
دھرمی او سکے [illegible] ثابت کی گئی۔ جناب شاہ صاحب نے اغلاط ندوہ کو تسلیم کیا اور فرمایا کہ اہل ندوہ
سے گفتگو کیجیے۔ حامی اہلسنت نے فرمایا کہ اسقدر طول مسافت سے غرض [illegible] ہے کہ اہل ندوہ گفتگو امور
مابہ النزاع کا فیصلہ فرمالیں لیکن یہ ضرور ہے کہ جو گفتگو ہو وہ قلمبند ہوتی جائے کہ لکھے لکھانے کی

گنجائش نہ ہے۔ جناب شاہ صاحب نے اس طریقے کو بہت پسند کیا اور اہل ندوہ کو پیغام مناظرہ
بعد نماز ظہر عالیجناب شاہ محمد حبیب الرحمن عرف شاہ محمد مبارک حسین صاحب رئیس عظیم آباد کے
مبارک باغ میں جلسہ وعظ منعقد ہوئی اطلاع آمد علمائے اہلسنت سے چند ساعت میں سیکڑوں سادات
معززین جمع ہو گئے۔ پہلے جناب مولانا مولوی وصی احمد صاحب محدث سورتی نے بیان فرمایا
احکام کفر و اسلام و فسق و فجور کو واضح طور پر سمجھایا۔ اور ثابت کیا کہ صرف کلمہ گوئی سے انسان مسلمان نہیں
ہو جاتا بہت سے عقائد بہت سے اعمال ایسے ہیں کہ کلمہ کو بھی کافر و مرتد کر دیتے ہیں جنکے وہ عقائد اور
اسطرح کے اعمال ہوں یا کفر کے قرائن سے ہوں اونکو مسلمان سمجھنے میں ایمان کا ضرر ہے اون سے
کسیطرح مواخاۃ نہیں ہو سکتی۔
بعد اون کے حضرت قاری کلام الٰہی حافظ صحیح بخاری مولانا مولوی حاجی حافظ سید شاہ محمد عبد الصمد
صاحب مودودی چشتی نظامی فخری صدر مجلس علمائے اہلسنت نے فضائل و معجزات حضور سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم اور استقلال و تصلب فی الدین صحابہ کرام رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین خصوصًا ذکر حضرت
بلال رضی اللہ تعالے عنہ اور مذمت مداہنۃ فی الدین اور کیفیت دار الندوہ کفار کو آیات و احادیث
سے بیان فرمایا اللہ عز و جل کے فضل سے تمام دل مستعد استقامت ہوتے اور دنیوی فروغ کیلیے
دین میں مداہنۃ اور ترمیم کے خیالات کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے والا جوش پیدا ہوا۔ بعد وعظ کے
اطلاع عام کے واسطے اشتہار مناظرہ تقسیم کیا گیا۔ کہ جن حضرات نے اہل ندوہ کی زبان سے آمادگی مناظرہ
کا نام سنا ہوا ونکو معلوم ہو جائے کہ خواستگاران اصلاح ندوہ اس کار خیر کیلیے حاضر ہیں۔
عصر کے وقت سے بعد عشا تک جوق جوق طالبین حق آتے اور شناعات ندوہ پر آگاہ ہو کر اہل ندوہ
کو نفرین کرتے ہوئے جاتے۔ اسی شب کو جناب شاہ رشید الحق صاحب کی خانقاہ میں اہل ندوہ
کی کمیٹی ہوئی اور مناظرہ کی دعوتوں کا جواب سوچا گیا۔

۲ شعبان المعظم

روز چہار شنبہ کو وقت چاشت جناب میر محمد کلیم صاحب رئیس پٹنہ نے جناب شاہ رشید الحق صاحب کو خط
میں رقعہ بھیجا کہ جناب نے تحریک مناظرہ کا باعتماد اقرار اہل ندوہ وعدہ فرمایا تھا۔ اہل ندوہ نے کیا جواب دیا
اس رقعہ کا جواب جناب شاہ صاحب نے تحریری نہ عطا فرمایا زبانی کہلا بھیجا کہ میر محمد کلیم صاحب

یا قاضی عبد الوحید صاحب تشریف لائیں ادن سے کہا جائے گا۔ جواب عنوطلب نہیں۔ اس جواب
علمائے اہلسنت کو اہل ندوہ کے تساہل اور عہد سے تخلف پر افسوس ہوا۔ وقت ظہر مجلس وعظ [illegible] بعد وشاد
حضرت مولانا صدر مجلس علمائے اہلسنت و مولانا محدث سورتی و مولانا مولوی محمد فتح الدین صاحب
پنجابی مدرس مدرسہ مسجد جدید عظیم آباد و [illegible] و منتظم مجلس علمائے اہلسنت نے مفاسد ندوہ و مکائد اہل ندوہ
بیان کیے اور پٹنہ میں اونکی شورش اور بعد تشریف آوری علمائے اہلسنت اسقدر بے تابی [illegible]
کیا اور علی رؤس الاشہاد لکھدیا کہ ہم یہ سنکر کہ اہل ندوہ آمادہ مناظرہ ہیں حاضر ہوتے اور [illegible]
اشتہار دعوت مناظرہ کا دیا۔ اور پھر بتوسط جناب شاہ رشید الحق صاحب پیغام دیا۔ اونکی زبانی معلوم
ہوا کہ چونکہ حضرت تاج الفحول محب الرسول مولانا شاہ محمد عبد القادر صاحب بدایونی تشریف نہیں لائے
لہذا ندوہ مناظرہ نکریگا یہ عذر بارد اونکا جیسا ہے وہ ظاہر ہے۔ ہمارے حضرت [illegible] والقدر خود تشریف
فرما ہیں جنہوں نے ناظم ندوہ ہی ندوہ کی اصلاح کے بارے میں مناظرانہ تحریرات کا سلسلہ اب تک رکھے
ہیں پھر یہ گریز کیسی اور اگر اسی پر اصرار ہے کہ حضرت تاج الفحول مولانا بدایونی ہی سے مناظرہ ہوگا تو
ندوہ باضابطہ مہری عہد لکھے ہم حضرت ممدوح کو تار دیتے ہیں وہ تشریف لائینگے لیکن اہل
ندوہ نے باضابطہ مناظرہ کے عہد سے کنارہ ہی کیا۔ اور لطف یہ کہ شاہ سلیمان صاحب نے باوجود
دیکھ لینے اشتہار کے جس میں اونکا یہ جملہ چھپا ہے کہ میں مرد میدان مناظرہ نہیں اور
باوجود انکار صریح بذریعہ شاہ رشید الحق صاحب کے پھر بھی اپنے بیان میں [illegible] فرمایا کہ میں مناظرہ
کو آمادہ ہوں خدا جانے کس قسم کی آمادگی تھی کہ اور کس امر میں مناظرہ کا قصد تھا۔ تمام مفاسد
ندوہ حضرت کو تسلیم ندوہ کا محتاج اصلاح خط جناب کو تسلیم روز روشن [illegible] مناظرہ سے گریز فرما چلے آپ
خجالت مٹانے کو اور شیفتگان ندوہ کا دل بڑھانے کو یہ ارشاد ہوا ہوگا۔ علمائے اہلسنت اون
سے یا اور جو یہاں ندوہ سے مناظرہ کو آمادہ رہے اشتہار پر اشتہار پیغام پر پیغام دیے کہ
ندوہ کیطرف سے باضابطہ کوئی صاحب آئیں یا ہمکو طلب فرمائیں اور جو کچھ گفتگو ہو قلمبند ہوتی جائے
مگر کسی سے دم نہ مارا گیا [illegible] صاحب بہاری ہمراہی مولوی [illegible] حسن صاحب
شوق ملنے کو آئے وہ جب چلنے لگے تو بہاری صاحب نے اون کو یہ یقین دلایا کہ میں
بعد کو آؤنگا مجھے کچھ کہنا ہے۔ لیکن بالکل خاموش بیٹھے رہے اور چلے گئے۔ غرض

[illegible] چالاکی سے اگر اتفاقیہ کچھ گفتگو ہو تو نام مناظرہ ہو جاوے اور ایک شخص کی گفتگو کہلائے ندوہ الزام مغلوبی نہ آئے پابندی مذہب اہلسنت نہ کرنا پڑے۔

۴ شعبان المعظم

[illegible] شنبہ کو بوقت چاشت حضرت شاہ امیر صاحب سجادہ نشین عظیم آباد سے ملازمت ہوئی۔ بحمد اللہ بہت مستقل اور متبع طریق سلف ہیں ندوہ کی نئی روشنی سے بہت نفور ہیں آپ نے اہل ندوہ کو اونکی درخواست پر جواب دیدیا کہ ملنے کے لیے کوئی صاحب آئیں قدم درویش یا دربان بنا شد۔ لیکن ندوہ کا ذکر جس پر نہ لائیں اونکے یہاں اہل ندوہ نہ تشریف لینگے وہ تو ایسی ہی جگہ قدم جماتے ہیں جہاں میل دل کیطرف کسیکی طبیعت مائل ہو۔ کوئی مصلحت زمانہ کی تقدیم کا قائل ہو حضرت شاہ صاحب کی ملازمت سے یہ معلوم ہو گیا کہ بجز اون لوگوں کے جو نئی روشنی والے ہیں یا غیر مقلد یا اہل تقیہ ہیں کوئی سنی صحیح المذہب انکا طرفدار نہیں اور نہ یہ حضرات مشائخ لغزش کرنے دینگے۔ اہل ندوہ نے جب ہزار فریب کیے ہیں لاکھوں [illegible] کھائی ہیں تو بعض سلیم القلب بزرگ مثل مولوی محمد عظیم صاحب کے اون کے وعدہ و تعید [illegible] کو کچھ حق کیطرف مائل سمجھنے لگے ہیں یا آئندہ جلسہ ان کے رنگ ڈھنگ کارروائی عملدرآمد کے [illegible] پر اپنی رائے کا فیصلہ موقوف رکھا ہے وہ بھی بحمد اللہ بحق ہیں سے دو تین صاحب ایسی ہونگے جو ان کی اسقدر عیاریوں کے سبب سے حالت توقف میں ہیں ان [illegible] الدرسی سلمان [illegible] کوئی دل سے انکا شریک نہیں۔

پھر حضرت شاہ عبد [illegible] صاحب سجادہ نشین عظیم آباد کی خدمت میں حاضری کا اتفاق ہوا۔ جناب ممدوح نے اثنائی گفتگو میں فرمایا۔ کہ میں نے اہل ندوہ سے جو اعتراض کیے اونکا اونھوں نے کوئی معقول جواب نہ دیا۔ اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ علمائی اہلسنت اون سے گفتگو کر لیں اسپر عرض کیا گیا کہ پہلے ہی روز ہمنے اشتہار مناظرہ بھیجا جناب شاہ رشید الحق صاحب کے ذریعہ سے پیغام مناظرہ دیا لیکن اہل ندوہ نہیں قبول کرتے حیلے کرتے ہیں جناب شاہ صاحب نے فرمایا کہ از روئی اعتقادی مسائل تو اونکا ناحق پر ہونا مجھے معلوم لیکن مجھسے اہل ندوہ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ مناظرہ کرینگے اسبار میں بھی سب مجھے یقین ہو جاوے کہ کچھ اونمیں حقانیت ہے یا نہیں علمائی اہلسنت نے بخوشی منظور کیا اور دعا کی کہ جناب شاہ عبد [illegible] صاحب ہی کے طفیل سے ان شاء اللہ اونکو ڈھونڈ کر احقاق حق و ابطال باطل [illegible]

متوجہ کرے اور جناب شاہ صاحب نے بہت خوشی سے تحریک مناظرہ فرمائی لیکن وہی [illegible] حیلہ سازی۔

بوقت ظہر مجلس وعظ مین تمام حاضرین کو ٹپنہ مین تین مرتبہ کی دعوت مناظرہ سے آگاہ کر کے چوتھی مرتبہ ہر ایک مسلمان کو وکیل کیا کہ خدا کے واسطے اہل ندوہ سے کہین کہ ندوہ کو مفاسد شرعیہ سے پاک کرین اور اگر خواستگاران صلاح کی غلط فہمی ہے تو برائے خدا اوسکو برروئے ظاہر فرمائین باضابطہ تحریری مناظرہ ہو جائے تو حق کھلجائے۔ ہر مسلمان سے التجا کی گئی کہ ندوہ سے مناظرہ کا باضابطہ عہد لین اور علمائے اہلسنت کو اطلاع دین۔

جب علمائے اہلسنت اور عظیم آباد کے انجمن کو ندوہ کی روپوشی اور ناحق کوشی ظاہر ہو گئی۔ اتمام حجت کے لیے آخری اشتہار میعادی تین روز شائع کیا گیا کہ اہل پٹنہ اہل ندوہ سے مناظرہ کہین اسمین کچھ مضائقہ نہین آخر ہمارے صدر ندوہ دفع العذر و امت برکاتہم سے اور ناظم صاحب کے مناظرانہ تحریرین ہوتی ہین اب تقریری مناظرہ سے کیون گریز ہے۔ اور اگر اہل ندوہ مناظرہ نہ چاہین تو کچھ زبردستی نہین اون سے یہ درخواست ہو کہ جس فتوے پر جناب مفتی لطف اللہ صاحب صدر ندوہ دستخط کر چکے ہین اوسی فتوے پر جملہ اراکین ندوہ دستخط فرمائین اور ناظم صاحب بھی تصدیق لکھدین ہمکو یقین ہو گا کہ اراکین و منتظمین ندوہ سنی ہین اور مدرسہ ندوہ مین خلاف مذہب اہلسنت تعلیم نہو گی مذہب سنت کو ضرر نہ پہونچیگا۔ اسپر بھی صدائی برنخاست۔

شعبان۔ روز جمعہ کو مسجد عنبر مین علمائے اہلسنت کا وعظ تھا عیاران ندوہ نے آج ایک اشتہار تقسیم کیا جسکا مضمون یہ تھا کہ ندوہ گفتگو اور مکالمہ کیجانب توجہ نہین کرتا سکوت اختیار کرتا ہے۔

ندوہ مین کثرت سے اکابر دین شامل ہین۔ لوگو نکو آنکھہ بند کر کے ندوے کی پیروی کرنا چاہیے ندوہ مین ساڑھے تین سو علما ہین۔ اور تینتیس عالم اہلسنت ہین اس اشتہار کے ساتھ یہ بھی پکارا جاتا کہ مسجد جامع مین علما کا وعظ ہے جس سے عوام کو یہ یقین ہو کہ ۳۳ علمائے اہلسنت کا اہل ندوہ کیطرف سے وعظ ہے۔ شریران ندوہ نے یہ اشتہار مسجد عنبر مین بھی تقسیم کیا یہ اشتہار جہلا کے نام سے تھا اور میان علی اسلم صاحب مصنف تائید الندوہ اوس اشتہار کو تقسیم کرانے آئے تھے بعد نماز جمعہ کے حضرت مولانا صدر مجلس علمائے اہلسنت نے اور جناب مولانا [illegible] صاحب نے

اور جناب مولانا حکیم فتح الدین صاحب مقیم عظیم آباد نے وعظ فرمایا آخر مین مومن سجاد منتظم مجلس علمائی اہلسنت
نے اوس اشتہار کی قلعی کھولی کہ دیکھیے ندوہ کے ساڑھے تین سو عالمون مین سے صرف تینتیس
عالم اہلسنت ظاہر کیے جاتے ہین اہل اسلام خیال کرین کہ اہلسنت ندوہ مین زیادہ ہین یا بد مذہب
ان حساب سے تو فیصدی دس سے بھی کم اہلسنت ہوئے اور ندوے مین کثرت رائے پر دار و مدار
پھر موافق اہلسنت کیونکر کارروائی ہو سکتی ہے۔ اور یہ بھی ملاحظہ ہو کہ خود اہل ندوہ نے مولوی شبلی
مولوی ابراہیم آروی کو اہلسنت مین لکھا ایسے ہی لوگ ساڑھے تین سو جمع ہین اور پھر یہ تینتیس عالم
لکھے گئے ہین اونمین مولانا مولوی شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی اور مولانا شاہ بدر الدین
صاحب سجادہ نشین پھلواری شریف اور مولانا شاہ التفات حسین صاحب سجادہ نشین
ردولی شریف بھی لکھے گئے حالانکہ یہ حضرات ندوہ مین شریک ہو کر اوسکی حالت کو دیکھکر پھر
مخالف ندوہ ہو چکے ہین اور اب تک سخت مخالفت رکھتے ہین اور علماء اہلسنت سے موافق ہین
چنانچہ مولانا محمد حسین صاحب الہ آبادی اور مولانا شاہ بدر الدین صاحب پھلواروی اور مولانا
شاہ امین احمد صاحب سجادہ نشین بہار شریف کے خطوط مخالفت ندوہ و موافقت علمائی
اہلسنت مین سنا دیے گیے اور ان کے علاوہ آٹھ سات حضرات مثل مولانا محمد فاروق
صاحب و مولانا سید احمد حسن صاحب مدرس کانپور و مولانا مفتی عبید اللہ صاحب ٹونکی
وغیرہ ایسے ہین جو سرگروہ مقاصد یا مفاسد ندوہ کو پسند نہین کرتے گو اونھون نے مخالفت ندوہ
مین رسائل نہین لکھے اب اون تینتیس مین سے صرف بیس یا بائیس عالم اہلسنت اونکی تحریر کیموافق رہگئی
انمین بھی بعض فاسد العقیدہ وہابی مثل مولوی عبد الوہاب کے ہین اور بعض بزرگ مثل مولانا
قاری عبد الرحمن صاحب پانی پتی کے وفات پا چکے۔ مگر اہل ندوہ کے نزدیک ندوہ مین شریک
ہین۔ حالانکہ زندگی مین بھی وہ کبھی ندوہ مین نہ آئے۔ اور اگر عام جلسہ ندوہ مین ان اہلسنت
علما کا شریک ہونا بھی مان لیا جائے تو کیا نفع جلسہ انتظامیہ مین جنکی کارروائی پر ندوہ چلتا ہے
تمام نیچری و غیر مقلد مثل مولوی آروی و مولوی شبلی شریک ہین مصلحۃً اس اشتہار مین اونکا نام نہین
چھپا۔ ان عیاریون سے ندوہ والے لوگون کو دھوکے دیتے ہین غرضکہ اس بیان سے عام
حاضرین کے دلون سے اس اشتہار کی وقعت جاتی رہی اور اہل ندوہ کی عیاریون کو خیال

کر کے سخت نفرت پیدا ہوتی بعد ختم وعظ حامیان ندوہ مدعیان صلاح نے کچھ بریہی بکچھ
چاہی لیکن خوب ممنہ کی کھائی۔

علمائے اہلسنت کا قصد حسب طلب جناب شاہ بدر الدین صاحب سجادہ نشین پھلواری شریف
جانب پھلواری شریف ہوا۔ شاہ سلیمن صاحب نے بھی اہل ندوہ کو پھلواری شریف مین مدعو کیا
اور یہ ظاہر کرنے کو کہ اہل ندوہ بھی صاحب سجادہ کے بلائے ہوئے ہین خانقاہ کے ایک درجہ
مین ٹھہرایا

۵ شعبان المعظم سنہ روز شنبہ

مگر بحمد اللہ وہان پہونچکر جناب مولانا شاہ بدر الدین صاحب کو حق پر قایم و مستقیم پایا۔ ندوہ کے
مفاسد سے وہ خوب آگاہ تھے۔ اونکی تحریر و بین بھی یہی تھا کہ بعض اغراض کی خاطر سے چند
رکنیت کا بھیجدیا۔ اس وجہ سے تو اکی سال اہل ندوہ مجھکو اپنے ارکین مین لکھ سکینگے لیکن مین اوس سے
علیحدہ ہون آیندہ انشاءاللہ میرا نام بھی نہ شامل فہرست ندوہ ہوگا۔

پھلواری شریف مین اہل ندوہ کے دعوائے اتحاد و اتفاق کی حقیقت ذاتی معلوم ہوگئی کہ
سوائے غیر اہلسنت کے میل جول کے اور اون سے نزاع اوٹھا دینے کے اہلسنت سے موافقت
کی کچھ ضرورت نہین مذہب اہلسنت کی مخالفت اون کے نزدیک کوئی بڑی بات نہین تمام
زمانہ کے مدعیان اسلام کو موافق کرنے کے لیے شہر بشہر دہ بدہ پھرتے ہین۔ لیکن علماء
اہلسنت جنسے مدتون کی ملاقاتین اون سے ملاقات اور دو باتین کرنے سے دبال گیا انہین
پھلواری شریف مین ایسا ہی موقع تھا۔ کہ ایک ہی جگہ موافقین و مخالفین ندوہ مقیم تھے بہت
اچھی طرح یہ امر طے ہوسکتا تھا کہ ندوہ کے شناعات کو تسلیم کر کے اوسکی اصلاح نکرتا
اسکے کیا معنے اور اگر ندوہ نے بطور خود اصلاح کر لی ہے تو علمائے اہلسنت و عامہ المسلمین پر
باضابطہ تحریر (منجانب ندوہ) کی ذریعہ سے نظاہر کرنے مین کیا خوبی لیکن اونکو تو ندوہ
کا حالت موجودہ ہی پر رکھنا مدنظر ہے وہ کب اس پہلو پر آتے ہین۔

افسوس کہ منتظمین ندوہ کی ایسی ہی کارروائیون سے علمائے اہلسنت کو یقین دلادیا کہ ندوہ کو
طریقہ سلف پر چلنا نہین منظور مطلب یہ ہے کہ کسی مکر کسی فریب سے اسی حالت پر ملفقت بنی ہو جائے

اسی کو وہ اپنی اصطلاح مین اصلاح سمجھتے ہین اور قسمین کھاکر بیان کرتے ہین کہ ہم اصلاح کی خواہان
ہین سنت [illegible] نہین چاہتے۔ افسوس سے زبان یار من ترکی و من ترکی نمیدانم۔ غرضکہ پھلواری
شریف نے بھی ان حضرات کی بنسر قدمی کا کچھ اثر نہ پایا فالحمد للہ اور سہ روز پٹنہ کو واپس گئے۔

شعبان المعظم

روز یکشنبہ کو پٹنہ مین [illegible] اور خیال کیا گیا کہ دوسرے اشتہار کی میعاد تین دن کی تھی وہ کل ختم
ہو چکی احتیاطاً ایک روز [illegible] سے زیادہ انتظار کر لینا چاہیے شاید اہل ندوہ مین سے کوئی صاحب
طالب حق ہون مگر کہان [illegible] ظہر کے وقت ایک جلسہ خاص وعظ کا ہوا شام کو ایک مجلس
وکلای علمای اہلسنت کی [illegible] ہوئی۔ اور منصرم اوسکے جناب مولوی قاضی عبد الوحید
صاحب اور سیر شیر علی جناب مولانا مولوی محمد فتح الدین صاحب پنجابی مدرس مدرسہ مسجد جدید مقرر
ہوئے وقت انعقاد مجلس [illegible] مجلس علمای اہلسنت بریلی نے ایک مضمون متضمن احوال
زمانہ و شیوع بیقیدی و آزادی و استقلال اہل حق عظیم آباد و شناعات مجریہ ندوہ و مکائد اہل ندوہ
پڑھا۔ سچی بات اور [illegible] حمیدہ صفات بالاتفاق سب نے ایک مجلس مخالف ندوہ کے
انعقاد کی رائے دی اور مجلس [illegible] دستور العمل مرتب ہو گیا۔ عالیجناب میر محمد کلیم صاحب رئیس
عظیم آباد نے جو نہایت متانت و سنجیدگی سے اس مجلس کی ضرورت اور ندوہ کی شناعت مین
تقریر فرمائی نہایت پسندیدہ تھی اور نہایت استحسان کے ساتھ اتفاق کیا گیا اونھون نے فرمایا
کہ بفرض محال ندوہ پر کوئی اور اعتراض نہ ہی تو بھی یہ کیا کم آفت ہو کہ اس میل جول کی بدولت
مدرسہ ندوہ مین غیر مقلد [illegible] داخل ہونگے اور کیون نہ داخل ہونگے جب تسلیم کیا گیا کہ وہ اہلسنت
سے ہین اور اونکو بھی [illegible] کی کتابین پڑھانے سے عار نہین تو اگرچہ کتابین اہلسنت کی پڑھائی جاوین
لیکن معلم کی تقریر اور [illegible] کا اثر طلبہ پر پورا پورا ہوگا۔ دیکھو پھلواری شریف مین کیا ہوا خصوصاً
ایسی حالتین کہ ایک [illegible] علما کے نام سے بدمذہبی کی باتین کانون تک پہونچائی جاتی ہین اور
میل جول کی تعلیم [illegible] ہے۔ ضرور کل فتنہ کھیلیگا۔ آج جناب مولانا محمد عظیم صاحب ولایتی عظیم آبادی
نے علمای اہلسنت [illegible] کی اس ضمن مین اون سے بھی ملاقات ہوئی اونکی زبانی معلوم
ہوا کہ اہل ندوہ اونکو [illegible] کہ مدرسہ ندوہ مین آپکو اختیار [illegible] گ ابھی یہ

خوش تھے اور فرماتے تھے کہ ہم ہمین اسلیے دخیل ہوے ہین کہ اگر کوئی وہابی بدمذہب مدرسہ مین گھسیگا تو ہم بالجبر اوسکو نکال دینگے۔ مگر اونکو یہ کہان خبر کہ ندوے کے کھانے کے دانت اور ہین دکھانے کے اور۔ بحمد للہ کہ مذہب حق سے سرمو تجاوز نہین لاکھ دہوکے دیے جائین بالآخر اون سے بڑھکر کوئی مخالف ندوہ نہوگا۔ کیونکہ اہل ندوہ نے جو کچھ ان سے کہا ہے وہ صرف اسلیے کہ بالفعل یہ کمیٹی کو ہوجانے دین کہ عظیم آباد کے عالم بھی ہمارے ساتھ ہین چنانچہ اشتہار روز جمعہ مین مولوی صاحب ممدوح کا نام لکھ ہی دیا۔ کاش ندوہ ابکی سال پٹنہ مین ہوتا تو دو تین ہی مہینے مین حقیقت کھل جاتی لیکن باوصف اسکے کہ اکثر آزاد مزاج ندوہ کے گرویدہ ہین اور کوشش بھی یہین کے لیے کی گئی ندوہ ابکی میرٹھہ مین ہوگا۔ علماء اہلسنت کی تحریر وتقریر نے پٹنے مین ابکی سال ندوہ نہونے دیا۔ خدا کرے کہ سال آئندہ مین ندوہ معایب وشنایع سے پاک صاف ہوکر عظیم آباد مین منعقد ہو۔

علماء اہلسنت کو بہار شریف بھی جانا ضرور تھا۔ اول تو جناب سجادہ نشین بہار شریف حضرت مولانا شاہ امین احمد صاحب دامت برکاتہم کا طلب فرمانا۔ دوسرے یہ بھی سنا تھا کہ اہل ندوہ بھی پھلواری شریف سے بہار شریف جائینگے گو اہل ندوہ سے گفتگو کی امید منقطع ہوچکی تھی اور حضرت مولانا شاہ امین احمد صاحب بھی یہ تحریر فرماچکے تھے کہ میرے اطمینان کے لیے مناظرہ کی اب کچھ ضرورت نہین ہے مین نے کتب ندوہ و [illegible] ندوہ اور اونکے جواب بجانب اہل ندوہ سب دیکھہ لیے اہل ندوہ سے کچھ جواب اب بھی نہ بن پڑیگا اور یہ کچھ جواب نہین لیکن اگر اہل ندوہ جاتے تو سقدر زبانی بھی سنایا جاتا۔

چقدر بدشت وحشت بہ پیت دویدہ ام من ＊ چقدر رمیدہ تو چقدر رسیدہ ام من ＊

لیکن افسوس کہ وہ تشریف لیگئے پھلواری شریف سے بانکی پور کے اسٹیشن پر اوترے۔ اور روپوش ہین متواری ہے۔

۷ شعبان المعظم

جب علماء اہلسنت بہار شریف پہونچے حضرت شاہ صاحب دامت برکاتہم نے بکمال اعزاز سے مہمان نوازی فرمائی۔ اور بیان فرمایا کہ پہلے اہل ندوہ آئے تھے اونہون نے کچھ بشارت کا ذکر کیا۔ مین نے بھی اپنا خواب بیان کیا کہ دوتین اہل ندوہ آئے مین اونکی طرف ملتفت نہین ہوا اور اوٹھکر چلا گیا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ [illegible] ندوہ کی بعض باتوں پر [illegible] کیا اوسپر نام [illegible]

دوسرے صاحب سے یہ فرمایا کہ حضرت جہان اعتراض کرتے ہین وہ مقام کتاب مین قلم زد کردو
اون کے ساتھ والے صاحب نے فرمایا اسوقت کتابین ساتھ نہین ہین تو کیا ایک نسخہ پر قلم پھیر دینے
سے ندوہ کے وہ باتین دور ہوگئین اور یہ بھی فرمایا کہ اہل ندوہ نے ایک مجلس منعقد کی تھی صدر بنایا
اوس مجلس کے بیانات مین بھی صرف کلمہ گوئی پر مدار اسلام کا ذکر تھا۔ فرماتے تھے کہ مین متحیر تھا۔
کہ علما کی مجلس اور مسجد مین منعقد تھی لیکن رونق ایمانی نہین ایک ظلمت چھائی جاتی ہے اس سے مجھکو سخت
وحشت ہوئی۔

۸ شعبان روز سہ شنبہ

حسب تحریک حضرت شاہ صاحب ممدوح دامت برکاتہم مسجد جامع مین بوقت چاشت وعظ ہوا۔
بعد بیان و ارشاد حضرت مولانا مولوی حافظ حاج سید شاہ محمد عبد الصمد صاحب صدر مجلس علمائے
اہلسنت و مولانا مولوی وصی احمد صاحب محدث سورتی و مومن سجاد منتظم مجلس علمار اہلسنت کو خود حضرت
مولانا شاہ امین احمد صاحب سجادہ نشین بہار شریف دامت برکاتہم نے کھڑے ہو کر بیان فرمادیا۔
کہ ہم وہ ہوے [illegible] ان لوگون مین بیٹھ گئے تھے ہمنے اہل ندوہ کی مجلس مین ظلمت دیکھی ہم اوس سے
کنارہ کش ہین [illegible] علمار اہلسنت کا یقین ندوہ سے متعلق ہین حضرت ممدوح کے بیان کے بعد جناب
مولوی حاجی اجتبا حسین صاحب نے بہت مختصر اور معقول تقریر مین نہایت زور کے ساتھ
[illegible] بیان کرنے کا اعلان کیا کہ جو لوگ
[illegible] کتب ندوہ مع اوسکے رد کے دیکھ لین حق واضح ہو جائیگا۔ اور اگر نہ سمجھ مین آوے
تو سمجھ لین اور جو لوگ اہل علم نہین اونکو یہی کافی ہے کہ جناب حضور مولانا شاہ امین احمد صاحب
دامت برکاتہم کی اقتدا کرین یہی صراط مستقیم ہو پھر وعظ ختم ہوا قریب مغرب ایک صاحب آزاد مزاج
اور اس عنوان سے گفتگو شروع کی کہ وقت بہت کم ہے مجھے فرصت بھی قلیل ہے نہایت
اختصار سے عرض کرونگا۔ بحث کرنے نہین آیا ہون یعنی جواب نہ سنونگا۔ بعد اسکے جو کچھ طول و طویل
[illegible] مین کہا اوسکا خلاصہ یہ ہے۔ مناظرہ سے مذاہب پیدا ہوے صحابہ کرام اگر اختلاف نہ
کرتے اور ندوہ کیسی پالیسی اختیار کرتے تو آج اختلاف نہوتے۔ اونکی غلطی کو ندوہ درست
کرنا چاہتا ہے [illegible] آخر کلام یہ تھا کہ واقعی سوا زبانی کلمہ گوئی کے اور کوئی امر ضروری نہین